کے استاد ہوں۔ ایسے مدرسے ان بڑے بڑے اداروں سے کہیں بہتر ثابت ہوں گے جہاں تعلیم کے جدید ترین اور اعلیٰ طریقے استعمال کیے جاتے ہوں۔ مشکل تو یہ ہے کہ بد قسمتی سے لوگ اکثر بڑے پیمانے پر تعلیم کا کام چلانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ بڑے بڑے اسکول ہوں، عالی شان عمارتیں ہوں، چاہے وہ مناسب طریقہ کے تعلیمی مرکز نہ ہوں۔ یہ سب اس خیال سے ہم کرنا چاہتے ہیں جس میں عوام کی ترقی اور بہتری ہو۔ آخر عوام کون ہیں؟ عوام تو ہم آپ ہیں۔ اس مغالطہ میں نہیں پڑنا چاہیے کہ عوام ہم سے جدا ہیں۔ اس لیے ان کو مناسب تعلیم دینی چاہیے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عوام کی اتنی فکر ضروری کام کو فوراً نہ کرنے کا ایک حیلہ ہے۔ اگر جو کام فوراً کرنے کا ہے، اس کو بہت جلد شروع کر دیا جائے تو صحیح قسم کی تعلیم ساری خلقت میں پھیل جائے گی، بشرطیکہ ہم پوری آگہی ان مناسب تعلقات کے بارے میں حاصل کر لیں جو بچوں، دوستوں اور ہمسایوں کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ اس دنیا میں جہاں ہم اپنے خاندان اور احباب کے ساتھ رہتے ہیں، جب کوئی معقول تحریک عمل میں لائی جائے گی تو وہ یقیناً بااثر ثابت ہوگی اور اس کی برابر توسیع ہوتی رہے گی۔ اگر ہم اپنے تعلقات کی کافی جانچ کرتے رہیں تو لامحالہ ان خامیوں اور پیچیدگیوں سے ہم واقف ہو جائیں گے، جو ہمارے اندر موجود تھیں، مگر جن سے پہلے ہم بے خبر تھے اور جب ان سے آگاہ ہو کر انھیں بخوبی سمجھ لیں گے تو ان کو دور بھی کر سکتے ہیں۔ اگر بغیر اس واقفیت کے اور بغیر خود شناسی کے جو واقفیت سے

حاصل ہوتی ہے، کسی قسم کی اصلاح خواہ تعلیم یا کسی اور شعبہ میں کی جائے تو اس سے نفاق اور مصائب ضرور زیادہ بڑھیں گے۔

بڑی بڑی درسگاہ قائم کرنے سے اور ایسے استاد مقرر کرنے سے جو کسی نصب العین کا سہارا برابر لیا کریں اور طالب علموں سے باخبر رہ کر ایسے تعلقات پیدا نہ کریں، جن سے ان کی کافی دیکھ بھال ہو سکے، یہی نتیجہ ہوگا کہ صرف واقعات کی فراہمی اور محض دماغی ترقی اور نیز بندھے ڈھرّے پر سوچنے کی ترغیب طلبہ کو ملا کرے گی۔ بہر حال اس طرزِ عمل سے ایسے انسان تیار نہ ہو سکیں گے جن میں شخصیت کی تکمیل ہو۔ خاص خاص طریقۂ تعلیم کے استعمال سے ہوشیار اور سمجھدار اساتذہ چاہے قدرے محدود فائدہ اٹھا سکیں، لیکن انھیں فہم و دانش پیدا کرانے میں مدد نہیں ملے گی، مگر حیرت تو اس پر ہے کہ "نصب العین" اور "ادارے" ہمارے لیے اس قدر اہم ہو گئے ہیں۔ نقل کو اصل کی جگہ دے دی گئی ہے اور ایسا ہو جانے سے ہم مطمئن بھی رہتے ہیں کیونکہ اصلیت کی ضیاء سے ہم گھبراتے ہیں اور محض سایہ یعنی نقل سے راحت ملتی ہے۔

عوام کی تعلیم سے کوئی اصلی اور بنیادی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اصل فائدہ تو ہر بچہ کی مشکلات، اس کے رجحانات اور صلاحیت کا غور سے مطالعہ کرنے اور سمجھنے سے ہوگا۔ جو اس امر سے واقف ہیں اور اس کے لیے برابر کوشاں ہیں کہ وہ اپنے کو پہلے خود سمجھیں تا کہ بچوں کی مدد کر سکیں، انھیں